سوال

(869)ایک رات میں دو دفعہ وِتر پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ایک رات میں دو دفعہ وِتر پڑھے جا سکتے ہیں، خاص کر آج کل آخری عشرہ میں تمام مساجد میں قیامُ اللیل ہوتا ہے۔ اگر انسان کسی وجہ سے پہلے بھی وِتر ادا کر چکا ہو تو کیا دوبارہ وتر پڑھے یا چھوڑ دے؟ نیز وِتر کے بعد جو دو رکعت ادا کی جاتی ہیں۔ (نفل کے طور پر) اس کا کیا جواز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح احادیث کے مطابق وِتر موصول (اکٹھے) اور مفصول (علیحدہ) دونوں طرح پڑھنے درست ہیں۔ (المحلّٰی لابن حزم، ۲/۴۲۔۴۸)

مسئلہ ہذا میں اہلِ علم کا اختلاف ہے۔ بعض نقض (ایک رکعت نفل پڑھ کر پہلے پڑھے ہوئے وِتر کو جفت بنانا، اور پھر دوبارہ وِتر پڑھنے) کے قائل ہیں۔ ان میں سے امام اسحاق بن راہویہ ہیں اور دوسرا گروہ عدمِ نقض (پہلے وِتر کو جُفت نہ بنانا مذکورہ وضاحت کے بر عکس) کا قائل ہے۔ یہ مذہب سفیان ثوری، مالک بن انس، احمد اور عبدا بن مبارک رحمۃ اللہ علیہم کا ہے۔ اس کے بارے میں امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’وَہٰذَا اَصَحُّ ، لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ مِنْ غَیْرِ اَوْجُهٍ ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی بَعْدَ الْوِتْرِ‘ (سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ لَاوِتْرَانِ فِی لَیْلَةٍ، رقم: ۴۷۹، مع تحفة الاحوذی، ۲/۵۶۷، طبع مصری)

یعنی یہی مسلک زیادہ صحیح ہے۔ اس لیے کہ کئی طرق سے وارد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وِتر کے بعد نماز پڑھی ہے۔

اور صاحب ’’تحفہ‘‘ فرماتے ہیں:

’وَہٰذَا ہُوَ الْمُخْتَارُ عِنْدِیْ وَلَمْ اَجِدْ حَدِیْثًا مَرْفُوْعًا صَحِیْحًا ، یَدُلُّ عَلٰی ثُبُوْتِ نَقْضِ الْوِتْرِ ۔‘

(میرے نزدیک یہی بات درست ہے۔ کیونکہ میں نے کوئی صحیح مرفوع حدیث نہیں پائی جو وِتر کو توڑنے کرنے پر دلالت کرتی ہو۔) وا تعالیٰ اَعلم (صفحہ مذکور)

وِتر کے بعد نوافل جائز ہیں۔ قولی حدیث میں ہے:

'اِجعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِکُم بِاللَّیلِ وِترًا' (صحیح مسلم ،بَابُ صَلَاۃُ اللیلِ مَثنیٰ مَثنیٰ ، وَالوِترُ رَکعَۃٌ مِن آخِرِ اللیلِ ، رقم : ۷۵۱)، (سنن ابی داوٗد، رقم: ۱۴۳۸)

یعنی ''رات کی آخری نماز وِتر بناؤ۔''

اور فعلی حدیث میں ہے :

'ثُمَّ یُوتِرُ، ثُمَّ یُصَلِّی رَکعَتَینِ ، وَہُوَ جَالِسٌ ' (صحیح مسلم ،بَابُ صَلَاۃِ اللَّیلِ ، وَعَدَدِ رَکعَاتِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم...الخ، رقم :۷۳۸)

یعنی ''پھر آپ وِتر پڑھتے۔ پھر دو رکعتیں بیٹھے ہوئے ادا کرتے۔''

فعل میں چونکہ خاصے کا احتمال ہے ، اس لیے بہتر یہ ہے کہ وِتر کے بعد نوافل نہ پڑھے جائیں اور اگر کوئی پڑھ لے تو جائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :738

محدث فتویٰ